268658-جنگی حالات کی وجہ سے تقابض مشکل ہونے کی صورت میں نقدی رقوم کی ترسیل کا حکم

سوال

کرنسی نوٹ کوٹرانسفر کرنے اوران میں ادھار کی صورت میں سود کا حکم فتاوی کے ذریعے جانتا ہوں، لیکن اگر ہمیں اس طریقے کے علاوہ کوئی اور طریقہ ہی میسر نہ ہو توکیا کریں؟ مسئلہ یہ ہے کہ : شام میں حالات اس وقت بہت خراب ہیں، توہم اپنے اہل خانہ کورقوم کی ترسیل کچھ یوں کرتے ہیں کہ : ہم رقوم بھیجنے والے شخص سے رابطہ کرتے ہیں اورزرِمبادلہ کی شرح پر اتفاق کرلیتے ہیں، مثلاً : ایک ریال کے عوض 140 شامی لیرہ، یہ ریٹ مارکیٹ ویلیو کے اعتبار سے معقول ہے، ہم پھر اس شخص کوکہتے ہیں کہ میں تمہارے اکاؤنٹ میں رقم جمع کروادیتا ہوں، مثلاً : 1000 ریال ڈپازٹ کروادیتا ہوں اوررسید کی تصویر اسے بھیج دیتا ہوں تاکہ وہ اطمینان کرلے۔ پھر وہ شام میں کام کرنے والے اپنے کارندوں کے ذریعے شام کے شہروں میں منی ٹرانسفر کرنے والے دفاتر سے رابطہ کرتا ہے، اورانہیں ایک لاکھ چالیس ہزارلیرہ دے کراندرون ملک رقوم کی ترسیل کا انتظام کرواتا ہے، اوررسید کی تصویر مجھ تک پہنچاتا ہے تا کہ مجھے اطمینان ہوجائے کہ یہ رقم میرے گھر والوں تک اس رسید کی بنیاد پرپہنچے گی، پھر میں اپنے گھر والوں سے کہتا ہوں کہ وہ منی ٹرانسفر کے دفتر میں جاکر رسید دکھائیں اوراپنی رقم وصول کرلیں۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سارے کام میں وقت لگ جاتا ہے، مثلاً : آغاز میں متعلقہ شخص کے اکاؤنٹ میں رقوم جمع کروانے کے لئے ایک گھنٹہ، پھر وہ اپنے کارندوں سے رابطہ کرکے اندرون ملک ٹرانسفر کرواتا ہے اس کے لئے دوگھنٹے، پھر اس کی رسید فوری طور پرمجھے بھیجتا ہے اوراس کے بعد میں اپنے گھر والوں کو پیسوں کے ٹرانسفر ہونے کے متعلق بتلاتا ہوں تو میرے گھر والے دوگھنٹے تک متعلقہ آفس میں جاکر پیسے وصول کرتے ہیں، بسا اوقات اگلے روز بھی وصول کرلیتے ہیں، پھر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رابطہ منقطع ہوجاتا ہے مثلاً : لوڈشیڈنگ کی وجہ سے رابطہ نہیں ہوپاتا۔ توکیا اندرون ملک ترسیل زرکی رسید؛ رقم اپنے قبضے میں لینے کے حکم میں ہوگی؟ اسی طرح میرے اور متعلقہ شخص کے رقوم ٹرانسفر کرنے کے درمیان جوایک گھنٹہ ہے اس کا شرعی حکم پر کوئی منفی اثر ہوگا؟ ہم اس طریقے کو اس لیے استعمال نہیں کرتے کہ اس سے زرِمبادلہ کی شرح اچھی ملتی ہے، یا ریٹ مارکیٹ سے الگ ہوتا، ہم اس لیے استعمال کرتے ہیں کہ یہ آسان ترین راستہ ہے۔

پسندیدہ جواب

اول :

کرنسی نوٹوں کے لین دین کے وقت یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ ایک ہی مجلس میں خریداراور فروخت کنندہ اپنی اپنی چیز قبضے میں لے لیں؛ کیونکہ کرنسی نوٹوں کے لئے وہی احکام ہیں جو سونے اورچاندی کے لئے ہیں، اور صحیح مسلم : (1587) میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (سونا، سونے کے بدلے۔ چاندی، چاندی کے بدلے۔ گندم، گندم کے بدلے۔ جو، جو کے بدلے۔ کھجور، کھجور کے بدلے اور نمک، نمک کے بدلے فروخت ہو توہم وزن، برابر برابر اور نقد ونقد فروخت ہوگا، اگران میں سے کسی جنس کی فروخت دوسری جنس سے ہو توپھر وزن میں جیسے مرضی فروخت کرو بشرطیکہ نقد ونقد ہو)

قبضے میں لینے کی دوصورتیں ہوتی ہیں ایک حقیقی اوردوسری حکمی صورت ہے۔

حقیقی یہ ہے کہ ایک ہی مجلس میں فوری نقد ونقد وصولی ہوجائے اورہر ایک کی چیز اس کی ملکیت میں چلی جائے۔

حکمی کی متعدد صورتیں ہیں، مثلاً : سادہ چیک وصول کرلیں، یا مصدقہ چیک وصول کریں، یا پے آرڈر کی کاپی وصول کرلیں۔

تواگر آپ اپنے گھر والوں کو بینک کے ذریعے رقوم براہ راست ریمی ٹینس کرسکتے ہیں کہ آپ انہیں ریال دیں اور وہ بینک آپ کو شامی لیرے میں بینک ٹرانسفر کی کاپی دے دے، اور پھر آپ کے گھر والے آپ کے ملک میں بینک سے یہ رقوم وصول کرلیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ رقوم کے تبادلے میں آپ نے حکمی طور پر قبضہ لے لیا ہے۔

دوم :

اگر آپ اپنے گھر والوں کو براہ راست رقوم نہیں بھیج سکتے اور لازمی طور پر کسی ایجنٹ سے رابطہ کرنا پڑے گا جیسے کہ آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے تو اس میں قدرے تفصیل ہے :

1. اگر اس شخص تک رقوم شامی لیرے میں پہنچتی ہے، یعنی آپ اس تک رقوم بینک ریمی ٹینس کے ذریعے ریالوں میں بھیجتے ہیں اور آپ اس کی رسید وصول کر لیتے ہیں پھر وہ شخص لیرے وصول کر کے ٹرانسفر آفس کے ذریعے آپ کے گھر والوں تک پیسے پہنچانے کی غرض سے اندرون ملک منی آرڈر تیار کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ آپ اور بینک کے درمیان کرنسی کے تبادلے کے بعد تقابض ہو گیا ہے، جیسے کہ اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

آپ اس شخص کو یہ کام کرنے کی اجرت دے سکتے ہیں؛ کیونکہ یہاں اس کا کام اجرت کے عوض نمائندگی کرنے کا ہے۔

1. اگر اس شخص کے پاس پیسے ریال یا ڈالر کی شکل میں پہنچتے ہیں، اور وہ خود انہیں لیروں میں تبدیل کروا کر آپ کے گھر والوں کے لئے منی آرڈر تیار کرواتا ہے تو یہ شکل جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں کرنسی کے تبادلے کے بعد آپ اور اس شخص کے درمیان تقابض نہیں ہوا۔

تو یہاں پر آپ کا اور اس شخص کا لین دین کرنسی ایکسچینج کا ہے، اور یہاں پر حقیقی یا حکمی کسی بھی قسم کا تقابض نہ ہونے کی وجہ سے یہ لین دین حرام ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ :

آپ دونوں کا نمائندہ دوسرے کے ملک میں موجود ہوں اور وہ دونوں کسی بھی مقررہ وقت میں اکٹھے ہو جائیں، اور آپ جتنی رقم ٹرانسفر کرنا چاہتے ہیں، یا اکاؤنٹ میں ڈپازٹ کرنا چاہتے ہیں ایجنٹ کو دیں، اور اسی وقت اس ایجنٹ کا نمائندہ دوسرے ملک میں ٹرانسفر کرنے والے کے نمائندے کو دوسری مطلوبہ کرنسی میں رقم تھما دے، قبل ازیں کہ ایجنٹ اور ٹرانسفر کرنے والا اپنی مجلس برخاست کریں۔

صاحب کتاب "کشاف القناع" کہتے ہیں :
"اگر صرافے یعنی کرنسی ایکسچینج کا کام کرنے والے دو افراد اپنا اپنا نائب بنائیں اور دونوں ہی اپنے موکلوں کے الگ الگ ہونے سے پہلے رقم وصول کر لیں تو یہ لین دین جائز ہے، یعنی صحیح ہے؛ کیونکہ موکل کے نمائندے کا کسی چیز کو وصول کر لینا موکل کے وصول کرنے کے قائم مقام ہے۔"

سوم :

اگر ایسا کرنا مشکل ہو اور اس میں کافی تنگی بھی ہو تو :

ایسے حالات میں امید کی جا سکتی ہے کہ تقابض کی شرائط میں قدرے تخفیف کر دی جائے، ملک شام میں جنگی صورت حال کی بنا پر ضرورت یا شدید حاجت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی گنجائش ہو؛ کیونکہ وہاں رقوم کی منتقلی بہت مشکل ہے، اور کچھ مالی معاملات پیچیدہ بھی ہیں۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ لین دین کرنے والے زر مبادلہ کی شرح پر متفق ہو جائیں، اور یہ بھی بتلا دیں کہ وہ کتنی مقدار میں دوسری کرنسی ادا کرے گا، تاکہ زر مبادلہ کی شرح دونوں کے لئے بالکل واضح ہو۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کوئی سعودی نوٹ یہاں دے اور اس کے مساوی ڈالر بنا کر ایگریمنٹ ہو جائے ، پھر اسے صارف کے ملک میں ٹرانسفر کرے تو یہ محل نظر ہے؛ کیونکہ اس تبادلے میں تقابض نہیں ہے۔

لیکن میری یہ رائے ہے کہ ان شاء اللہ یہ درست ہوگا، اور اگر میں غلطی کروں تو اللہ تعالی مجھے معاف فرمائے : اگر ضرورت پڑنے پر ایسا کرنا پڑ جائے اور صارف کے ملک میں رقوم پہنچانے کا صرف یہی ایک طریقہ ہو تو مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ اس سے مسلمانوں کے لئے آسانی پیدا ہوتی ہے اور کوئی ایسی قطعی دلیل بھی نہیں ہے جو اس سے منع کرتی ہو" ختم شد

"فتاوی نور علی الدرب" (1/233)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے "لقاء الباب المفتوح" (20/104) -مکتبہ شاملہ کی خودکار ترتیب کے مطابق- میں کہا ہے کہ :

"اس کی ضرورت کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ جائز ہے؛ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی راستہ ہی نہیں، تو اگر واقعی ایسا کرنا ممکن نہیں ہے تو یہ ضرورت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے" ختم شد

واللہ اعلم